Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

JOURNAL PROFILE
Noor-e-Tahqeeq is a quarterly, HEC "Y" Category research journal of Lahore Garrison University, publishing peer-reviewed studies in Urdu language and literature since 2017. It provides a credible platform for original research and contemporary criticism.

CONTACT
Dr Muhammad Haroon Qadir
Editor, Noor e Tahqeeq
Department of Urdu
Lahore Garrison University, Lahore 0303-3330345

Email
lgunt@lgu.edu.pk

Website
https://ojs.lgu.edu.pk/nooretahqeeq

ISSUE DETAILS
Volume 9, No 04
Oct to Dec 2025
Page No: - 66-78

DOI
https://doi.org/10.54692/nooretahqeeq.2025.090417

HISTORY OF THE PAPER
Received on: Oct 24, 2025
Accepted on: Nov14, 2025
Published on: Dec 30, 2025

PUBLISHED BY
Department of Urdu,
Lahore Garrison University
DHA Phase 6, Sector C,
Avenue 4, Lahore

TITLE OF THE PAPER

First Book on Khowar Grammer: Introduction and Analysis

قواعدِ کھوار پر اولین کتاب: تعارف و تجزیہ

AUTHOR

Muniba Habib
Lecturer, Department of Urdu, University of Chitral, KPK

ABSTRUCT

The present study offers the first comprehensive analytical examination of Qawaid-e-Khowar by Maulana Naqibullah Razi, a pioneering grammatical work on the Khowar language spoken in the remote Chitral Valley of Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan. Despite the linguistic and cultural significance of Khowar, scholarly literature—particularly in the field of grammar—remains extremely limited. This study situates Qawaid-e-Khowar within the historical tradition of Khowar grammar writing, tracing earlier documentation efforts initiated in the nineteenth century by British ethnographers and linguists such as G. W. Leitner, John Biddulph, and Captain O'Brien. It further acknowledges the substantial contributions of native Khowar scholars in the twentieth century, including Sir Nasir Ul Mulk, Hisam Ul Mulk, Bacha Khan Huma, Maulana Wazir Khan, Samsam Ul Mulk, and Dr. Inayat Ullah Faizi. While these earlier works were foundational, a systematic and comprehensive grammatical account of Khowar was notably absent. Qawaid-e-Khowar effectively fills this critical gap. The book presents a structured introduction to the Khowar alphabet, morphology, numerals, and parts of speech, supported by original Khowar examples alongside Urdu translations, making it accessible to both native and non-native learners. The study concludes that Qawaid-e-Khowar represents a seminal contribution to Khowar linguistics, playing a vital role in the documentation, preservation, and promotion of the language.

KEY WORDS

Khowar, language, Grammer, Khowar Urdu translations, Qawaid-e-Khowar

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

''قواعدِ کھوار پر اولین کتاب: تعارف و تجزیہ

''قواعدِ کھوار'' کھوار قواعد کی پہلی اور باقاعدہ کتاب ہے۔ ''کھوار'' چترال اور گلگت کے علاقوں میں بولی جانے والی زبان ہے۔ اس زبان کو کھوار کے علاوہ ''قشقاری وار'' اور ''چترالی'' بھی کہا جاتا ہے۔ مولف کتاب محمد نقیب اللہ رازی کھوار کے اہل زبان شاعر و ادیب ہیں۔ اردو اور کھوار میں ان کے شعری اور نثری مجموعے چھپ چکے ہیں۔ ان کی زیر بحث تالیف کھوار زبان پر ان کا اہم کام ہے جو لوک ورثہ اسلام آباد کے قومی ادارے نے نارویجن ڈائریکٹریٹ برائے ثقافتی ورثہ (NDCH) کے تعاون سے شائع کیا ہے۔ کتاب کا اندرونی سرورق اس طرح بنایا گیا ہے:

۱۔ موٹے حروف میں کتاب کا نام ''قواعدِ کھوار'' لکھا گیا ہے۔
۲۔ مصنف: مولانا محمد نقیب اللہ رآزی
۳۔ نظر ثانی: ڈاکٹر عنایت اللہ فیضی
۴۔ علمی و تحقیقی تعاون: انجمن ترقی کھوار، چترال
۵۔ سنِ اشاعت: دسمبر ۲۰۱۰ء
۶۔ کتاب کی اشاعت کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ یہ کتاب لوک ورثہ وزارت ثقافت اسلام آباد اور نارویجن ڈائریکٹریٹ برائے ثقافتی ورثہ (NDCH) کے مشترکہ تعاون کے تحت شائع کی گئی۔

کتاب کے جملہ حقوق لوک ورثہ اسلام آباد کے حق میں محفوظ ہیں۔ مصنف نے کتاب کا مسودہ انجمن ترقی کھوار چترال کے ایما پر تیار کیا ہے، جبکہ لوک ورثہ کے ساتھ رابطے کا کام انجمن نے انجام دیا ہے۔ اس لیے ممکن ہے کتاب میں شامل بعض چیزوں کے بارے میں شاید مولف کتاب اشاعت کے بعد ہی آگاہ ہوئے ہوں۔ کتاب کے بیرونی ٹائٹل پر کتاب کا نام ''کھوار قاعدہ'' اور اندرونی سرورق پر قواعد کھوار درج ہونے کی غالباً یہی وجہ ہے۔ اس کے بعد ''سند برائے صحتِ قاعدہ'' کے عنوان سے ڈاکٹر عنایت اللہ فیضی کی قواعد کھوار کے بارے میں سند درج ہے۔

''پبلشر نوٹ'' کے عنوان سے خالد جاوید نے لوک ورثہ، اسلام آباد کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کی حیثیت سے لکھا ہے کہ پاکستانی لوک ادب کے ثقافتی ورثے کو محفوظ کرنا لوک ورثہ کی اوّلین ترجیح ہے۔ اس سلسلے میں لوک ورثہ نے لسانی اور ثقافتی موضوعات پر سینکڑوں کتابیں شائع کیں۔ ''قواعدِ کھوار'' بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ کتاب کا پیش لفظ سید محمد علی نے لکھا ہے جب کہ انجمن ترقی کھوار چترال کے صدر کی حیثیت سے محمد یوسف شہزاد نے ''کھوار قاعدہ اور گرامر'' کے عنوان سے ایک صفحے پر کتاب کا تعارف پیش کیا ہے۔ ''ابتدائیہ'' کے عنوان سے مولانا نقیب اللہ رآزی نے کتاب لکھنے کے محرکات بیان کیے ہیں۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

زبان انسانی معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے۔ قواعد کے بغیر کسی زبان کے صحیح استعمال کا شعور ممکن نہیں۔ ہر زبان بناوٹ میں اپنی الگ شناخت رکھتی ہے۔ اور اس بناوٹ میں ایک خاص تنظیم کار فرما ہوتی ہے۔ اور اس خاص تنظیم اور بناوٹ کے مطالعے کے لیے قواعد کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ یہ بات بھی ایک حد تک صحیح ہے کہ زبان کی پیدائش اور نشوونما اصولوں کے تحت نہیں ہوئی اور نہ ہی کلی طور پر زبان قواعد کی پابند ہوتی ہے۔ مگر زبان کی شناخت اور بناوٹی تنظیم میں غیر شعوری طور پر اصولوں کا عمل دخل موجود ہوتا ہے۔ مادری زبان اللہ کی طرف سے ودیعت ہوتی ہے۔ مادری زبان کو سیکھنے اور حاصل کرنے میں قواعدی اصولوں کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ بچہ ماں کی گود سے ہی زبان سیکھنا شروع کرلیتا ہے۔ اور غیر شعوری طور پر اپنی مادری زبان کے بنیادی اصولوں سے واقفیت حاصل کرلیتا ہے۔ تاہم اہل زبان کو فن زبان اور زبان کے مفہوم سے مکمل آشنائی اور علمی و ادبی زبان کے وسیع مطالعے کے لیے قواعد کی ضرورت پڑتی ہے۔

کھوار زبان کی تاریخ اگرچہ پرانی ہے لیکن اس کے تحریر میں آنے کا واقعہ اتنا قدیم نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کھوار زبان میں قواعد نویسی کی روایت بھی زیادہ وسیع نہیں۔ کھوار زبان کی قواعد اور املا پر تحقیقی کام کا آغاز انیسویں صدی کے آواخر میں ہوا۔ ڈاکٹر لائٹنز نے ۱۸۶۶ء میں صوبہ سرحد کے شمالی علاقہ جات کا دورہ کرتے ہوئے چترال کا بھی دورہ کیا۔ اور پھر دورے کے ایک سال بعد ۱۸۶۷ء میں جن شمالی علاقہ جات کا دورہ کیا تھا، ان علاقوں کی زبانوں پر ایک مبسوط کتاب (The Language and Races of Dardistan) کے نام سے لکھی؛ جو ۱۹۷۶ء کو شائع ہوئی۔ اس کتاب میں کھوار زبان کی صرف و نحو پر بھی بحث کی گئی۔ انھوں نے پہلی مرتبہ ان علاقوں کے باشندوں کو درد قبیلے کی نسل قرار دے کر ان تمام علاقوں کو "دردستان" کا نام دیا اور یہاں کی زبانوں کو "دردی" زبانوں کے زمرے میں شامل کیا۔

ڈاکٹر لائٹنز کے بعد کرنل جان بڈلف کا نام قابل ذکر ہے۔ آپ برطانوی فوج میں آفیسر تھے۔ دوران ملازمت مہاراجہ کشمیر نے ۱۸۷۸ میں آپ کو سیاحت کی غرض سے چترال بھیج دیا تھا۔ دوران سیاحت آپ نے یہاں کی مقامی زبان کھوار زبان و ادب پر بھی کام کرتا رہا۔ انیسویں صدی کے آخر میں اس نے ایک کتاب (Tribes of the Hindu Kush) لکھی، جو ۱۸۸۰ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں انھوں نے کھوار گرامر کے ساتھ ساتھ الفاظ و معانی کا بھی مختصر جائزہ پیش کیا ہے۔ کرنل جان بڈلف کے بعد کیپٹن اوبرین (O'Brien) نے بھی کھوار قواعد کی طرف توجہ دی۔ کیپٹن اوبرین نے ایک جامع کتاب (A Grammar and vocabulary of Khowar) تصنیف کی اور یہ کتاب ۱۹۳۰ء میں شائع ہوئی۔ اس میں انھوں نے کھوار گرامر اور الفاظ کی ساخت پر تسلی بخش بحث کی ہے۔ اس کتاب کی اہمیت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انگریز افسروں کو کھوار سکھانے کے لئے اس کتاب سے مدد لی جاتی تھی۔

مستشرقین میں سے کھوار قواعد پر لکھنے والوں میں جارج ابراہم گریرسن (George Abraham Grierson) کا نام بھی اہم ہے۔ انھوں نے ہندوستان کی زبانوں پر تحقیق کی اور اپنی تحقیق نو جلدوں میں (Linguistic Survey of India) کے نام سے پیش کی۔ ان کی تحقیق کے مطابق کھوار ایک آریائی زبان ہے۔ اس نے آریائی زبانوں کو تین شاخوں میں تقسیم کیا ہے: ایرانی، دردک اور ہند آریائی۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

دردک شاخ کو وہ پشاچہ بھی کہتے ہیں۔ دردک شاخ کو مزید تقسیم کرتے ہیں: کافر گروہ، کھوار، درد گروہ۔ انھوں نے اپنی کتاب کی آٹھویں جلد کے دوسرے حصے میں کھوار صرف و نحو کے بعض اصولوں پر بھی لکھا ہے۔

پروفیسر جارج مارگن سٹرین (Morgenstierne) اوسلو یونیورسٹی میں لسانیات کے پروفیسر تھے۔ آپ نے برٹش دور میں شمالی ہندوستان کا دورہ کیا۔ کئی کتابیں لکھیں۔ تقریباً پچیس سال کے عرصے تک کھوار زبان و ادب پر تحقیقی کام کرتا رہا۱۹۳۶ کو ان کا ایک مضمون ''کھوار میں ایرانی عناصر'' کے عنوان سے شائع ہوا۔۱۹۴۷ کو ''کھوار فارمالوجی کے چند فیچر'' کے موضوع پر ان کی تحریر شائع ہوئی۔۱۹۵۷ کو کھوار میں سنسکرت کے الفاظ کے موضوع پر ان کا مقالہ شائع ہوا اور ۱۹۶۳ کو کھوار پر ان کا ایک اور مضمون شائع ہوا۔ جب کہ شمال مغربی ہندوستان کی زبانوں سے متعلق رپورٹ پر مبنی ان کی ضخیم کتاب (Report on Linguistics Mission to the Northwest India) بھی طبع ہوئی ہے۔ جو کئی جلدوں پر مشتمل ہے اور اس میں کھوار صرف و نحو اور لسانیات پر سیر حاصل بحث کی گئی۔ محمد اسماعیل سلون (Ismail Sloan) ایک امریکی ماہر لسانیات تھے۔ آپ نے رومن رسم الخط میں کھوار الفاظ لکھ کر انگریزی (Khowar English Dictionary) کے نام سے ۱۹۸۱ء میں شائع کی۔ کتاب کا مقدمہ پروفیسر اسرار الدین صاحب نے لکھا ہے۔ کتاب میں تقریباً ۱۵۱ صفحات ہے۔ کتاب کے شروع کا ایک تہائی حصہ کھوار قواعد اور لسانی تعارف پر مبنی ہے۔

مستشرقین اور یورپی ماہرین لسانیات کا سارا کام انگریزی زبان میں ہے۔ اس لیے انھوں نے کھوار الفاظ کو رومن رسم الخط میں لکھا۔ اس وقت تک کھوار زبان کے لیے کوئی خاص رسم الخط مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ کھوار زبان کے لیے بیسویں صدی کے اوائل میں عربی رسم الخط کو اختیار کیا گیا اور اس کی مخصوص آوازوں کے لیے حروف مختص کیے گئے۔ اس سلسلے میں سر ناصر الملک اور مرزا محمد غفران کی خدمات قابل تحسین ہیں۔ نقیب اللہ رازی اس حوالے سے لکھتے ہیں:

> ''بیسویں صدی کے اوائل میں سر ناصر الملک نے کھوار اور کھوار رسم الخط پر سب سے پہلے قلم اٹھایا۔ انھوں نے کھوار کی اضافی حروف کے لیے علامات وضع کی۔ ان کے ساتھ مرزا محمد غفران اور دوسرے ارباب ذوق بھی شامل تھے۔ چنانچہ اتفاقِ رائے سے کھوار لکھنے کے لیے عربی رسم الخط کو چنا گیا۔ جو بعد میں خود ہی اس کو فارسی رسم الخط سے بدل دیا گیا۔''(۲)

کھوار زبان کے لیے رسم الخط اور مخصوص آوازوں کے لیے علامات (حروف) کے تعین کے بعد شہزادہ ناصر الملک نے آٹھ صفحات پر مشتمل ایک مختصر کھوار قاعدہ لکھا۔ نقیب اللہ رازی اس قاعدے کے بارے میں لکھتے ہیں:

> ''سر محمد ناصر الملک نے فارسی زبان میں اٹھ صفحات پر مشتمل ایک مختصر کھوار قاعدہ ''کھوار الف بے'' کے نام سے ترتیب دے کر شائع کیا۔ جو یکم جنوری 1921 کو لاہور سے چھپ چکا ہے۔ اس قاعدے میں کھوار کے کل حروف تہجی ۳۶ شمار کیے گئے ہیں۔ جن میں عربی کے حروف میں سے

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

سات مخصوص حروف ث، ح، ذ، ص، ض، ط، ظ نہیں لیے گئے ہیں کہ ان کی آواز کھوار میں نہیں ہے۔ اس کے باوجود "ع" کو لیا گیا ہے۔ کھوار کی مخصوص سات آوازوں کے بجائے صرف چار آوازوں کے لیے الگ علامتیں وضع کی گئیں۔ باقی دو آوازوں کو متبادل حروف میں کھپایا گیا ہے جب کہ اعراب کے لیے نیم زیر اور نیم پیش کی اصطلاح وضع کر کے دو الگ سے علامتیں وضع کی گئی ہیں۔"(۳)

کھوار رسم الخط اور قواعد کو رواج دینے کے لیے یہ پہلی کوشش تھی۔ اس کے بعد کھوار قواعد پر کئی اور کتابیں بھی لکھی گئیں۔ پہلا کھوار قاعدہ شہزادہ محمد ناصر الملک کی تحریر کردہ ہے۔ جسے ۱۹۲۱ء میں طبع کرایا گیا ہے۔ ۱۹۴۲ میں مولانا باچہ خان ہمانے اپنا کھوار قاعدہ شائع کیا۔ ۱۹۵۲ء میں مولانا محمد وزیر خان نے کھوار قاعدہ اور بول چال شائع کیا۔ یہ کھوار، اردو اور فارسی میں ہے۔ اس میں کھوار نظمیں بھی ترجمے کے ساتھ دی گئی ہیں۔ مگر کھوار کے اضافی حروف کے لیے شہزادہ ناصر ملک کے قاعدے کی پیروی نہیں کی گئی۔ ۱۹۵۷ میں شہزادہ محمد حسام الملک نے کھوار کی ترویج و ترقی کے لیے ایک انجمن کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۶۲ میں شہزادہ محمد حسام الملک کی کوششوں سے کھوار کی چند بنیادی کتابیں شائع ہوئیں۔ ۱۹۶۳ء میں شہزادہ صمصام الملک کی کتاب کھوار گرامر شائع ہوئی۔ یہ کھوار زبان سیکھنے کی پہلی جامع کتاب ہے جسے پشتو اکیڈمی پشاور یونیورسٹی نے پروفیسر خیال بخاری کے مفصل اور مبسوط عالمانہ دیباچے کے ساتھ شائع کیا۔ کھوار قواعد کے حوالے سے ڈاکٹر عنایت اللہ فیضی کی کتاب "کھوار سیکھیے" بھی خاصے کی چیز ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں کے لیے اہم ہے جن کی زبان کھوار نہیں اور وہ کھوار سیکھنا چاہتے ہیں۔

کھوار زبان پر اب تک لکھی جانے والی قواعد کی کتابوں کی خامی یہ ہے کہ یہ کھوار قواعد کا مکمل احاطہ نہیں کرتیں۔ ان میں سے زیادہ تر کتابیں تعارفی نوعیت کی ہیں۔ شہزادہ حسام الملک کی کھوار گرامر بھی بہت ابتدائی قسم کی ہے۔ جب کہ عنایت اللہ فیضی کی کتاب "کھوار سیکھیے" بھی بول چال کو سامنے رکھ کر دوسروں کو کھوار سکھانے کی غرض سے لکھی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عرصۂ دراز سے کھوار زبان میں ایک مبسوط گرامر کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ کھوار قواعد کی ایسی کتاب جس میں کھوار قواعد کا مکمل احاطہ کیا گیا ہو، وقت کی اہم ضرورت تھی۔ اس ضرورت کو مولانا محمد نقیب اللہ رآزی نے پورا کیا۔ انھوں نے کھوار قواعد پر ایک مکمل کتاب "قواعدِ کھوار" کے نام سے لکھی۔ جسے لوک ورثہ اسلام آباد نے دسمبر ۲۰۱۰ء میں شائع کیا۔

"قواعد کھوار" کی ترتیب مولانا محمد نقیب اللہ رآزی نے اس طرح رکھی ہے کہ پہلے حصے میں حروف تہجی پر بحث کی گئی ہے۔ کتاب کے آغاز میں "کھوار حروفِ تہجی باتصویر" کے تحت کھوار قاعدہ شامل کیا گیا ہے۔ جس میں ہر حرف سے بننے والے الفاظ تصویروں کے ساتھ درج کیے ہیں۔ اس کے بعد کھوار حروفِ تہجی، کھوار کے مخصوص حروف، اعراب اور علامتوں کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ حصہ صرف کا آغاز "کلمہ اور اس کی اقسام" کے عنوان سے کیا گیا ہے۔ اسم معرفہ کی اقسام، اسمِ ضمیر کی اقسام، اسمِ نکرہ کی اقسام، اسم صفت اور اس کی

اقسام بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے بعد اسم کی بعض دوسری قسمیں اور اس کے لوازمات بیان کیے گئے ہیں۔ ''افعال'' کے تحت کھوار افعال کو گردانوں کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔ فعلِ مضارع، فعلِ امر، فعلِ نہی اور افعالِ ناقصہ پر بھی لکھا گیا ہے۔ کتاب کے آخری حصے میں حروف اور مرکبات کے بعد تابعِ موضوع کی اقسام بیان کیے گئے ہیں۔ آخر میں چند ضروری اصطلاحات درج کیے گئے ہیں۔ یوں ۲۴۰ صفحات میں اس کتاب میں سمیٹا گیا ہے۔

''قواعدِ کھوار'' کا آغاز ہجا سے ہوا ہے۔ تاہم نقیب اللہ رازی نے اس کے لیے الگ باپ مختص نہیں کیا۔ بلکہ کتاب کے پہلے حصے ''کھوار قاعدہ (باتصویر)'' کے بعد ''کھوار حروف تہجی اور ان کی اہمیت'' کے عنوان سے کھوار حروف تہجی پر بحث کی ہے۔ کھوار حروف تہجی کے حوالے سے لکھتے ہوئے نقیب اللہ رازی نے لکھا ہے کہ کھوار کے مفرد حروف تہجی کی تعداد ترتالیس (۴۳) ہے۔ جو درج ذیل ہیں:

آ، ا، ب، پ، ت، ٹ، ث، ج، چ، ح، خ، ځ، څ، څ، ځ، د، ڈ، ذ، ر، ڑ، ژ، ڵ، س، ش، ݰ، ص،

ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، گ، ل، م، ن، و، ہ، ی، ے

ان میں سے عربی، فارسی اور ہندی کے حروف شامل ہیں۔ علاوہ اس کے دوچشمی (ھ) سے بننے والی پکار آوازوں کی علامت کا بھی ذکر کیا ہے۔ رازی کے مطابق کھوار میں مرکب حروف سے بننے والی آوازیں سات ہیں:

پھ، تھ، ٹھ، چھ، ځھ، څھ، کھ

کھوار کے مخصوص حروف کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ اور ان سے بننے والے الفاظ بھی مثال کے لیے درج کئے گئے ہیں۔

ځ   څ   ݹ   ځ   ڑ   ڵ   ݰ

وضاحت کی گئی ہے کہ (ڑ) کی علامت اگرچہ اردو والی ہی ہے لیکن اس کی آواز الگ ہے۔

نقیب اللہ رازی کی کتاب ''قواعد اردو'' کا حصہ صرف ''کلمہ اور اس کی اقسام'' کے عنوان سے شروع ہوتا ہے۔ اس کا آغاز ان الفاظ سے کیا گیا ہے:

> ''زبان کے ماہرین کا اتفاق ہے کہ گرامر کا تعلق گفتگو اور تحریر سے ہے۔ نطق و گویائی کے ساتھ اس کو تحریر میں لانے کی صلاحیت انسان کا خاصہ ہے۔ اس لیے انسان کی زبان سے اگر بامعنی لفظ نکلے، اس کو کلمہ کہا جاتا ہے۔ اگر بے معنی لفظ نکلے تو وہ مہمل کہلاتا ہے۔''(۴)

کلمہ اور مہمل کی تعریف کے بعد کلمہ کی اقسام؛ اسم، فعل اور حرف کا بیان ہے۔ لکھا گیا ہے کہ کلمہ کسی کا نام ہوگا تو وہ اسم کہلائے گا، اگر وہ کسی کام کا معنی دے گا، تو وہ فعل کہلائے گا اور یا وہ ان دونوں کے علاوہ ہوگا، مگر کسی خاص تعلق کو ظاہر کرے گا، جس سے کئی کلمے بامعنی بنیں گے۔ اس جوڑنے والے کو حرف کہتے ہیں۔ اور باہمی تعلق پیدا کئے ہوئے کلموں کو جملہ کہا جاتا ہے۔ اسم کے مباحث کا آغاز اسم کی تعریف سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد اسم کی اقسام بناوٹ اور معنی دونوں لحاظ سے بیان کیے گئے ہیں۔ اور آگے مزید وضاحت کرتے ہوئے نقیب

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

اللہ رآزی نے ان کی اقسام بھی بیان کیے ہیں جس طرح اردو اور عربی قواعد کی کتابوں میں جس ترتیب سے درج ہیں۔ اسم کی اقسام بلحاظ بناوٹ کو پہلے رکھا گیا ہے اور اُردو قواعد کی طرح بلحاظ بناوٹ اسم کی تین قسمیں بیان کیے گئے ہیں۔ اسم جامد کی تعریف بیان کرتے ہوئے نقیب اللہ رآزی نے لکھا ہے کہ وہ اسم ہے جو نہ کسی سے بنا ہو اور نہ ہی اس سے کوئی اور اسم یا فعل بنے۔

اردو زبان میں اسم مصدر کی علامت ''نا'' ہے۔ کھوار زبان میں اسم مصدر کے آخر میں ''ک'' حرف آتا ہے۔ ''قواعدِ کھوار'' میں نقیب اللہ رآزی اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کھوار زبان میں مصدر کی علامت صرف ''ک'' ہے جو ہر کلمے کے آخر میں آتا ہے اور اس سے پہلے ہمیشہ ''ی'' ما قبل زیر ضرور ہو گا۔ تمام مصادر اسی طریقے سے موجود ہیں۔ یعنی تمام افعال کے مصادر کے آخر میں علامت مصدر ''ک'' ہو گا۔ اس سے پہلے حرف ''ی'' اور اس سے پہلے حرف مکسور ہو گا مثلاً کوریک (کرنا) اور پیک (پینا)۔ اُردو اور عربی قواعد کی رو سے اسم مشتق وہ اسم ہے جو کسی مصدر سے نکلا ہو۔ نقیب اللہ رآزی اسمِ مشتق کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ کلمہ جو اسم مصدر سے بنا ہو اور اس سے پھر کوئی دوسرا کلمہ نہ بنے اسم مشتق کہلاتا ہے۔ مثلاً کھوار زبان میں (پیاک) پینے والا اسم مشتق ہے جو مصدر پیک سے بنا ہے مگر اب پیاک سے مزید کوئی کلمہ نہیں بنے گا۔

چونکہ قواعد کھوار کی ترتیب اردو، فارسی اور عربی زبان کی بنیاد پر رکھی گئی ہے اسی ترتیب کو برقرار رکھتے ہوئے نقیب اللہ رآزی اسم کی اقسام بلحاظ معنی پر تفصیلی بحث کی ہے۔ بلحاظ معنی اسم کی دو اقسام، اسم معرفہ اور نکرہ کی جامع تعریف کی ہے اور ان کی ذیلی اقسام پر بھی مفصل بحث کی ہے۔ اسمائے معرفہ اور اسمائے نکرہ کی مثالیں درج کی گئی ہیں جس سے قاری کو دونوں اسموں کو سمجھنے میں مزید آسانی ہو جاتی ہے۔ اسمِ معرفہ کی مثالوں میں غریب (محمد شکور غرؔیب)، بلبلِ چھترار (بلبلِ چترال)، مہ (میرا)، ہیس (وہ) ہسے (وہ) درج کیا گیا ہے۔ جب کہ اسمِ نکرہ کی مثالوں میں شاعر (شاعر)، موش (مرد)، دُور (گھر)، ژاوَ (بیٹا)، کتاب (کتاب) وغیرہ کی مثالیں درج کی گئی ہیں۔ اسمِ معرفہ اور اسمِ نکرہ کی تعریفات اور مثالوں کے بعد ان کی اقسام بیان کئے گئے ہیں۔ پہلے اسمِ معرفہ کی چار اقسام بیان کئے گئے ہیں: اسمِ علم، اسمِ ضمیر، اسمِ اشارہ، اسمِ موصول۔ اسمِ معرفہ کے بعد اسم نکرہ کی اقسام پر تفصیلاً روشنی ڈالی گئی ہے۔

کھوار زبان میں اعداد کی ترکیبی صورت کی وضاحت کرتے ہوئے رازی صاحب نے لکھا ہے کہ کھوار میں دس تک بنیادی اعداد مفرد ہی آتے ہیں۔ دس کے بعد دو دو اعداد مل کر آتے ہیں۔ دس سے تیس تک اعداد اسی ترتیب سے جاری رہتے ہیں۔ اکتیس سے نو تک تین تین اعداد مل کر عدد متعین کا کام دیتے ہیں۔ پھر اکیانوے سے ننانوے تک چار چار اعداد مل کر عدد متعن کی صورت اختیار کرتے ہیں اور سو سے اوپر پھر اسی ترتیب سے شروع ہوتے ہیں۔ دیکھئے؛ جوش (دس) معین عدد ہے۔ اس لئے آگے گنتی کی ترتیب ایک سے نو تک کے اعداد کے لاحقے سے بنتی ہے۔ جوش اِی (دس اور ایک) جوش اِی (گیارہ) یہی ترتیب انیس تک (۱۹) تک چلتی ہے۔ انیس سے آگے بیشر (بیس) کو بنیاد بنا کر ایک سے نو تک کے اعداد جمع کیے جاتے ہیں۔ تیس کا عدد مرکب ہے۔ یعنی (بیس اور دس) بیشر، جوش (تیس) بنتی ہیں۔ اب اسے آگے گنتی انفرادی صحیح اعداد لگانے سے بنتی ہے، اور مزید آگے ایک اور عدد تشکیل پائیگا۔ مثلاً بیشر جوش ای، (اکتیس) بنتی ہیں۔ چالیس کے لئے

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

(جو بیشر)اب چالیس سے آگے دس اعداد تک ہر عدد تین تین اعداد سے مرکب ہو گا،اور اس سے اگلا عشرہ کا ہر عدد چار چار اعداد سے مل کر بنے گا۔ اب دونوں عشروں میں شامل شروع کے دونوں اعداد باہم ضرب کھائیں گے اور باقی اعداد حاصل ضرب کے ساتھ الگ الگ جمع ہوں گے۔ مثلاً جو بیشر اِی(اکتالیس)بنتی ہیں۔اسی ترتیب کے مطابق جو بیشر نیوف(۵۹)تک اسی ترتیب سے جائے گی۔ ساٹھ کی ترکیب تین اور بیس پر مشتمل ہے۔اس کا مطلب بھی ضرب ہی لیا جاتا ہے۔یعنی(تروئے بیشر)،چونکہ کھوار گنتی میں بیشر ایک عددی گرہ ہے۔اور ہر بیسواں عدد ایک سے ضرب کھانے سے ترتیب پاتا ہیں۔

چالیس میں دوسرا بیسواں شامل ہے اسی لیے دو سے ضرب کھائے گا،اور ساٹھ تیسرا بیسواں ہونے کی وجہ سے تین ضرب کھائے گا۔اور چھور بیشر(۸۰)چوتھا بیسواں ہے لہذا چار ضرب بیس کے اصولوں کے مطابق گنتی ترتیب پاتی ہیں۔لیکن ساٹھ سے اناسی تک کھوار گنتی ضرب بیس جمع کے مطابق تشکیل پاتی ہیں۔اور اسی(۸۰)کا عدد پھر دوسرے عشرے کی تکمیل پر آتا ہے،اور ترتیب میں دوسرا عشرہ چوتھا بیسواں ہے۔اسی لیے اس کو(چھور بیشر)کہتے ہیں۔اسی سے ننانوے تک گنتی بھی سابقہ ترتیب کے مطابق ہی ضرب اور جمع کی صورت میں جاری رہے گی،یعنی سو(۱۰۰)کے لیے پونج بیشر۔

قواعد کھوار میں سو سے آگے کی گنتی کی ترتیب کے قواعد کے اصول میں نقیب اللہ رآزی نے لکھا ہے کہ کھوار کی قدیم گنتی سو سے آگے بھی اسی ترتیب سے جاری رہتی ہے۔یعنی ایک سو ایک کو یوں پڑھا جاتا ہے۔پونج بیشر ای۔لیکن جدید کھوار گنتی میں سو کے لیے"شور" کا عدد لیا جاتا ہے۔اور اسے آگے پھر صحیح اعداد ایک ۳،۲،اوغیرہ اس کے ساتھ ملائے جاتے ہیں اور سے ننانوے تک کے اصول پر گنتی مرتب ہوتی جاتی ہے۔سو اور صحیح عدد کے درمیان حرف عطف"وچے"لایا جاتا ہے۔مثلاای شوروچے ای(یعنی ایک سو ایک)۔پچاس اگر سو سع جمع ہو،تو اس صورت میں اس کے لیے 'پھت یعنی نصف عدد مبہم کی صورت بھی مستعمل ہے۔مثلاای شور وچے جو بیشر،(ایک سو بیس)،ای شوروچے پھت(ایک سو پچاس)سو سے آگے عقد کے اعداد درج زیل ہیں۔ہزار(ہزار)جوش ہزار(دس ہزار)لاکھ(لاکھ)جوش کھرور (دس کڑور)ارب(ارب)جوش ارب(دس ارب)کھوار میں اس سے آگے گنتی کی تصور نہیں ہے۔ صحیح اعداد کی بحث کے بعد ترتیبی اعداد پر بحث کی گئی ہے۔اعداد مجموعی،اعداد کسری،اعداد استغراقی،عدد مبہم اور غیر مبہم اکی بھی مثالوں کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے۔

"جنس"کے تحت کھوار میں جنس کے لحاظ سے اسمأکی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔جاندار اور بے جان:دونوں کی مثالیں ایک چارٹ کے ذریعے اردو معانی کے ساتھ درج کئے گئے ہیں۔جنس کے بعد"تعداد"کے تحت کھوار میں واحد جمع کے قواعد کو بیان کیا گیا ہے۔جمع بنانے کے طریقے،پہچان اور اقسام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔جمع اور جمع الجمع میں فرق بھی واضح کیا گیا ہے۔اس کے بعد اسم کی مختلف حالتوں؛حالتِ فاعلی،حالتِ مفعولی،حالتِ اضافی،حالتِ ندائی اور حالتِ جری پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔"اسم"کے مباحث میں آخری بحث"اسمِ مصدر"پر کی گئی ہے۔اسمِ مصدر کی تعریف، کھوار میں اس کی علامت اور مزید تفصیل بیاکئے گئے ہیں۔مصدر کی اقسام مصدرِ معروف اور مصدرِ مجہول کے بیان کے بعد امدادی مصادر اور اس کی صورتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

صرف کے مباحث میں اسم کی بحث ختم ہونے کے بعد افعال بیان کئے گئے ہیں۔ زمانے کی تین حالتوں کو بیان کرنے کے بعد زمانے کے اعتبار سے سب سے پہلے فعلِ ماضی کو زیرِ بحث لایا گیا ہے اور فعلِ ماضی کی سات قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ فعلِ ماضی مطلق کی تعریف وہی کی گئی ہے جو عام قواعد کی کتابوں میں درج ہوتی ہے کہ فعلِ ماضی وہ فعل ہے جس میں صرف گزرے ہوئے زمانے میں کام ہونے کا معنی پایا جائے، جس میں قریب و بعید وغیرہ زمانے کی نشاندہی نہ ہو۔ ماضی مطلق کے بیان میں معروف اور مجہول دونوں افعال کے بننے اور بنانے کا طریقہ واضح کیا گیا ہے۔ پہلے فعل معروف اور فعلِ مجہول کی وضاحت مثالوں کے ذریعے کی گئی ہے۔ اس کے بعد ان افعال کے آخر میں آنے والی علامتوں کو درج کیا گیا ہے۔ ماضی مطلق معروف بنانے کا طریقہ مثالوں اور گردانوں سے واضح کیا گیا ہے۔ ماضی قریب کی تعریف کے بعد مثالیں درج کی گئی ہیں۔ لکھا گیا ہے کہ کام کا تعلق اگر قریبی گزرے ہوئے زمانے سے ظاہر ہو، ماضی قریب کہلاتا ہے۔ جیسے: پی اسور (پیا ہے)، پیونوبیتی شیر (پیا گیا ہے) پیونوبیتی اسور (پلایا گیا ہے)۔

ماضی قریب معروف اور مجہول دونوں کے بنانے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ ماضی قریب معروف بنانے کا ایک طریقہ یہ بتایا گیا ہے کہ علامتِ مصدر "ک" ہٹا کر اس کے ساتھ معاون افعال (فعلِ ناقص) لگائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد پہلے ماضی قریب کے معاون افعال کی گردان کے تحت "اسیک" (موجود ہونا) مصدر سے بننے والے افعال ناقص کے صیغوں کی گردان درج کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ صیغے ماضی قریب معروف کے ساتھ لگتے ہیں۔ ماضی احتمالی یا شکیہ، ماضی استمراری، ماضی تمنائی اور ماضی شرطیہ کی تعریف اور مثالیں بھی دی گئی ہیں۔ ہر فعل کی گردان بھی درج کی گئی ہے۔ اور بنانے کے کئی طریقے ترتیب سے درج کئے گئے ہیں۔

فعلِ ماضی کے بعد اردو قواعد کی کتابوں میں "فعلِ حال" کا ذکر ہوتا ہے۔ لیکن نقیب اللہ رازی نے فعل مستقبل کو فعلِ حال سے پہلے رکھا ہے۔ فعلِ مستقبل کی تعریف اور مثالوں کے بعد اس کے بنانے کے چار طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ فعل حال کی بھی دونوں قسموں؛ معروف اور مجہول پر بحث کی گئی ہے۔ فعلِ مضارع کی تعریف، مثالیں اور گردان درج ہیں۔ اس طرح فعلِ امر، فعلِ نہی اور فعلِ نفی کی وضاحت بھی مثالوں کے ذریعے کی گئی ہے۔ افعالِ ناقصہ کے بارے میں بھی تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ افعال کی علامتوں کو بھی گردان کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔ آخر میں مرکب افعال کے بارے میں لکھ کر افعال کے بحث کو ختم کیا گیا ہے۔

حروف کی اقسام میں سب سے پہلے حرفِ جار کو رکھا گیا ہے۔ کھوار میں مستعمل تمام حروف جار کو درج کیا گیا ہے۔ نہ صرف درج کیا گیا ہے بلکہ ان سے جملہ بنا کر مزید وضاحت بھی کی گئی ہے اور اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ اس کتاب کے مطابق کھوار کے حروف جار ار (سے)، سار (سے) پت (تک)، بچے (لیے / کے لیے)، اف (مساوی فاصلے سے نیچے) ئیی (ادھر)، پھار / پھاری (ادھر)، آیھ (نیچے سے اوپر)، و (پر / میں)، سوم (ساتھ / پاس)، سُم (سراپا / دونوں)، سورا (اوپر / پر)، موڑا (نیچے / اندر)، ین (سے)، تُو (پر)، و (میں)، ی (میں)، نسہ (پاس)، جوستہ (ساتھ)، نیشی (باہر)، و (کا، کے، کی)، انتے (کو)، نتے (کو)، وتے (کو)، ان (کو) ہیں۔ ان تمام حروفِ جار کو جملوں میں استعمال کرکے اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

حروفِ جار کے بعد حروفِ اضافت کا محلِ استعمال بیان کیا گیا ہے۔ لکھا گیا ہے کہ کھوار میں اضافت واحد کے لیے "و" اور جمع کے لیے "ان" آتا ہے۔ جیسے واحد کے لیے بابو دعا (بابا کی دعا) دعو وخت (دعا کا وقت) رکشو ڈرائیور (رکشے کا ڈرائیور) اور جمع کے لیے کوہیان اوغ (کنوؤں کا پانی)، بوتھالان رنگ (بوتلوں کا رنگ) جیسی مثالیں درج کی گئی ہیں۔ کھوار حروفِ ظرفیت جوستہ، نسہ، سورا، موڑا، نیشی، تو، و، یو، آیچھ، اف، پھار، ئیی، ہوئے، ہیئے، سوم، ی، ا،ہ درج کرنے کے بعد ان کا محلِ استعمال جملوں کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔ حروفِ عطف کی بحث میں بھی حروفِ جار کی طرح ضروری تصریحات بیان کی گئی ہیں۔ لکھا گیا ہے کہ کھوار میں استعمال ہونے والے حروف عطف وچے، وا، تھے، تے اچہ، دی، و، اپی ہیں۔ حروفِ اظراب کی تعریف کے بعد مثالوں سے سمجھایا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ کھوار میں تین حروفِ مضراب بلکہ، بچونکہ، بچومکہ استعمال میں آتے ہیں۔ حروفِ تردید دو چیزوں میں ایک کو اختیار کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ کھوار میں حروف تردید یا کہ، یا، اکہ استعمال ہوتے ہیں۔ رازی نے ان حروف کو جملوں میں استعمال کر کے ان کا اردو ترجمہ درج کیا ہے تاکہ قاری آسانی سے ان کو سمجھ سکے۔ حروفِ استدراک کے تحت لکھا گیا ہے کہ کھوار میں حروفِ استدراک کم، مگر، لیکن، اگر، اگر کہ، البتہ، بلکہ استعمال ہوتے ہیں۔ اس طرح لکھا گیا ہے کہ ہیہ سخین کہ، کوریکو کہ (کیونکہ)، کہ (کہ)، تاکہ (تاکہ)، ہیہ بچے کہ (اس لئے کہ) کے علاوہ لہذا، کہ اور چونکہ کھوار میں حروفِ علت کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اس طرح لکھا گیا ہے کہ کھوار حروف شرط میں کہ، کیہ وخت کہ، کاکہ، کندوری کہ، کماکہ، کیچہ کہ، اگر کہ؛ شامل ہیں۔ حروفِ جزا تھے، کم اور مگر ہیں۔ اس طرح رازی کے مطابق کھوار میں مستعمل حروفِ حصر صرف، صرفی، بس، فقط، تان، غیرشی، خالی ہیں۔ حروف قسم کے بارے میں بھی لکھا گیا ہے۔ اس طرح حروفِ تاکید کے تحت ضرور، بالکل، خامخواہ، سف، کھل، پڑیک درج کئے گئے ہیں۔ حروف تنبیہ کے بارے میں بھی لکھا گیا ہے۔ اس کے بعد حروفِ تشبیہ کی ایک لمبی فہرست پیش کی گئی ہے۔ اس کے بعد حروفِ استفہام، حروفِ ندا، حروفِ ایجاب، حروفِ تأسف، حروفِ مفاجات، حروفِ تمنا، حروفِ تحسین، حروفِ نفرین اور حروف ترنم کی تعریفات اور مثالیں بیان کی گئی ہیں۔

"قواعد کھوار" کا حصہ نحو مرکبات پر مشتمل ہے۔ کل گیارہ صفحات میں نحو پر بحث کی گئی ہے۔ مرکب کی دونوں قسموں مرکب ناقص اور مرکب تام کی تعریف اور مثالوں کے بعد مرکب تام کی اقسام بلحاظِ معنی: جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ بیان کئے گئے ہیں۔ جملۂ خبریہ کی اقسام جملیہ اسمیہ اور جملیہ فعلیہ کی مثالوں کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے بعد جملے کے اجزا: مسند، مسند الیہ، اسناد کی وضاحت مثالوں سے اس طرح کی گئی کہ قاری کے لیے سمجھنا بہت آسان ہو گیا ہے۔ جملۂ اسمیہ کے مبتدا اور خبر کی وضاحت اور مثالیں درج کی گئی ہیں۔ اس طرح جملۂ فعلیہ کے فاعل اور فعل کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ مرکب تام کی بحث ختم ہو جاتی ہے۔ مرکب ناقص کی اقسام بناوٹ اور معنی کے لحاظ سے بیان کئے گئے ہیں اور مثالوں سے اس طرح وضاحت کی گئی ہے کہ پڑھنے والا ایک ہی دفعہ پڑھنے کے بعد مطمئن ہو جاتا ہے۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

مرکبات کے بعد "چند ضروری اصطلاحات" کے تحت پہلے "مخفف" پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور کھوار مخففات کی ایک فہرست درج کی گئی ہے۔ "ادغام" اور اس کی قسمیں: جنسی ادغام اور مثلی ادغام کے بارے میں بھی لکھا گیا ہے۔ اس کے بعد ابدال، اشباع، تشبیہ، استعارہ، ضرب المثل، روزمرہ اور محاورہ کی وضاحت مثالوں کے ذریعے کی گئی ہے۔ کتاب کے آخر میں تین کھوار مکالمے درج کئے گئے ہیں۔ کھوار جملوں کے سامنے ان کے اردو معنی بھی درج کئے گئے ہیں۔ پہلا مکالمہ ایک پردیسی اور چترالی کے درمیان ہے۔ دوسرا مکالمہ دو طالب علموں کے درمیان جب کہ تیسرا مکالمہ دو دوستوں کے درمیان ہے۔

"قواعدِ کھوار" کھوار زبان کے قواعد پر لکھی گئی پہلی مکمل کتاب ہے۔ گو کہ اس سے پہلے بھی کھوار گرامر پر چند ایک کتابیں لکھی گئیں لیکن ان کی نوعیت ابتدائی اور تعارفی کی ہے۔ کھوار زبان کے قواعد پر لکھی گئی ایسی مکمل کتاب کی ضرورت ایک عرصے سے محسوس کی جارہی تھی۔ اس کتاب نے ایک حد تک اس ضرورت کو پورا کر دیا۔ نقیب اللہ رآزی کی زبانی یہ کہانی ملاحظہ فرمائیں:

"کھوار زبان کی تاریخ محفوظ ہے جب کہ اس کی لغت مرتب ہو کر شائع ہو چکی ہے اور گرامر پر بھی ابتدائی کام شہزادہ صمصام الملک اور ڈاکٹر عنایت اللہ فیضی کر چکے ہیں جن کے مختصر کتابچے شائع ہو چکے ہیں۔ جدید لسانیاتی تقاضوں کے مطابق کھوار پر مزید کام کرنے کے لیے کھوار گرامر پر جامع انداز میں بحث کرنے کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ چنانچہ ۱۹۹۵ء میں راقم الحروف نے کھوار گرامر کا ایک مسودہ انجمن ترقی کھوار چترال کے حوالے کیا مگر نادانستہ طور پر وہ مرکزی دفتر سے مفقود ہو گیا۔ پھر ۲۰۰۸ء میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے پھر راقم الحروف کو از سرِ نو گرامر مرتب کرنے کے ذمہ داری سونپی؛ چنانچہ کھوار گرامر کا یہ مسودہ قواعد کھوار کے نام سے مرتب ہو کر منصۂ شہود پر آیا۔"(۵)

ڈاکٹر عنایت اللہ فیضی "قواعدِ کھوار" کی اہمیت کی گواہی ان الفاظ میں دیتے ہیں:

"میں نے مولانا نقیب اللہ رآزی کا لکھا ہوا کھوار قاعدہ شروع سے آخر تک پڑھا۔ قاعدہ کھوار زبان کے بنیادی اصولوں کی روشنی میں عربی اور اردو قاعدوں کے نقش پر مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں کھوار کے زائد حروف، مذکر، مؤنث، جمع واحد، صرف و نحو اور دیگر امور کے لحاظ سے کھوار کے مروجہ اور مسلمہ اصولوں کی پیروی کی گئی ہے۔ میں اس قاعدے کو کھوار زبان کی بنیادی کتاب کے طور پر مستند مانتا ہوں اور اس کی اشاعت کے لیے پرزور سفارش کرتا ہوں۔"(۶)

سید محمد علی اس کتاب کے بارے میں پر امید ہیں کہ اس سے کھوار گرامر نویسی کا ایک نیا دور شروع ہو گا۔ لکھتے ہیں:

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

> ”جہاں تک زیر نظر کتاب "قواعد کھوار" کا تعلق ہے؛ میں سمجھتا ہوں یہ مصنف محمد نقیب اللہ رازی اور جناب یوسف شہزاد کی کاوشوں سے کھوار زبان کی زمین پر گرنے والا بارش کا پہلا قطرہ ہے۔ جس طرح طویل خشکی کے بعد زمین پر پڑنے والے پہلے قطرے سے مٹی سے اٹھنے والی مہک اپنے اطراف کو مہکا دیتی ہے؛ امید ہے یہ قاعدہ بھی کھوار زبان و ادب کے فروغ میں یہی کردار ادا کرے گا۔ اور کھوار زبان بھی مستقبل کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہو کر ایک علمی اور ادبی زبان کی حیثیت سے متعارف ہو گی۔“(۷)

جس وقت یہ کتاب شائع ہو رہی تھی، اس وقت محمد یوسف شہزاد؛ انجمن ترقی کھوار چترال کے صدر تھے۔ لہٰذا انجمن کے صدر کی حیثیت سے اس کتاب کی اہمیت ان سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔ ان کو معلوم تھا کہ یہ کتاب کھوار زبان کے لیے کتنی ضروری ہے۔ انھیں اندازہ تھا کہ یہ کتاب ماہرینِ لسانیات اور عام قارئین کے لیے نہایت مفید ثابت ہو گی:

> ”اگرچہ کھوار زبان میں تحریر کی ابتدا اٹھارویں صدی میں ہوئی تاہم اب تک کھوار قواعد اور گرامر پر لسانیاتی قواعد کے مطابق کام نہیں ہوا تھا۔ لوک ورثے کے قومی ادارے کے تعاون سے انجمن ترقی کھوار نے کھوار زبان کے پہلے قاعدے اور گرامر کا کام کھوار کے ممتاز ادیب، شاعر اور محقق مولانا نقیب اللہ رازؔی کو سونپ دیا۔ مولانا صاحب نے لسانیاتی قواعد کی رو سے کھوار قاعدہ اور گرامر کا کام کیا۔ اسی طرح کھوار زبان میں قاعدہ اور گرامر کی پہلی کتاب تیار کی جو امید ہے کہ نہ صرف ماہرینِ لسانیات اور عام قارین کے لیے مفید ثابت ہو گی بلکہ یہ قاعدہ اور گرامر مادری زبان کے طور پر کھوار زبان بولنے والی آبادی اور کھوار سیکھنے والوں کے لیے بھی مفید ثابت ہو گا اور سکولوں میں کھوار بطور مادری زبان رائج ہونے کے بعد نصاب میں شامل کیا جائے گا۔“(۸)

حوالہ جات

1۔ عنایت اللہ فیضی، ڈاکٹر، سند برائے صحتِ قاعدہ، مشمولہ: قواعد کھوار، نقیب اللہ رآزی، لوک ورثہ، اسلام آباد، دسمبر 2010ء، ص:50

2۔ نقیب اللہ رازی، مختصر تاریخ زبان وادب: کھوار، اسلام آباد: ادارۂ فروغِ قومی زبان، 2021ء، ص:117

3۔ ایضاً، ص:118

4۔ ایضاً، ص:37۔38

5۔ ایضاً، ص:19

6۔ عنایت اللہ فیضی، ڈاکٹر، سند برائے صحتِ قاعدہ، مشمولہ: قواعد کھوار، نقیب اللہ رآزی، ص:50

7۔ سید محمد علی، پیش لفظ، مشمولہ: قواعد کھوار، نقیب اللہ رآزی، ص:17

8۔ محمد یوسف شہزاد، کھوار قاعدہ و گرامر، مشمولہ: قواعد کھوار، نقیب اللہ رآزی، ص:18